Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۹۴۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳ر شعبان ۱۳۹۳ھ - ۲ر تبوک ۱۳۵۲ ہش - ۲ر ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۰۰

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرما رہے ہیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ لنڈن سے ہالینڈ اور پھر وہاں سے سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے ہیں

حضور کو اہم دینی مصروفیات کی وجہ سے تکان ہو جاتی ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خیر و برکت کے ساتھ مراجعت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ یکم تبوک ۔ کل دن بھر یہاں گھرے بادل چھائے رہے اور وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہی۔ آج صبح سے مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

ایک ضروری احتیاط

سیلاب اور شدید بارشوں کی وجہ سے بالعموم گھروں میں بجلی کی وائرنگ سیل پہنچنے کے باعث پوری عمارت اور اس میں رہائش رکھنے والے افراد کے لئے خطرہ کا باعث بن جاتی ہے۔

احباب کو چاہیئے وہ بارشوں کے ان ایام میں اپنے مخدوش مکانوں کی بجلی کی وائرنگ کی انسپکشن سے چیک کروا کر اطمینان کر لیں کہ وائرنگ میں کوئی نقص تو نہیں ہے۔ اسیطرح بچوں کو بجلی کے تاروں اور سوئچ وغیرہ کو ہاتھ نہ لگانے دیں بالخصوص اس بارہ میں خاص احتیاط کریں۔ اگر گھر یا علاقہ میں بجلی کی کوئی تار ننگی ہو یا گیلی ہو تو اس کے قریب نہ جائیں اور بچوں کو تو خاص طور پر اس سے دور رکھیں۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی سفر انگلستان کیلئے ربوہ سے روانگی

ربوہ یکم تبوک۔ کل ۳۱ر ظہور (مطابق ۳۱ر اگست ۷۳ء) بروز جمعہ محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب دو ماہ کے لئے سفر انگلستان پر تشریف لے گئے۔ بہت سے مقامی احباب نے پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔

آپ کل پونے سات بجے بذریعہ کار اپنے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے جہاں سے آج یعنی یکم تبوک کو آپ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے جائیں گے اور ۲ر تبوک کو وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

محترم مولانا صاحب نے یہ سفر گو ذاتی اور نجی حیثیت سے اختیار فرمایا ہے لیکن اس سفر کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مرحمت فرمائی ہے اور اس سفر کے دوران محترم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کی درخواست پر اور حضور ایدہ اللہ کے منشاء مبارک کے مطابق آپ انگلستان کی احمدی جماعتوں کا تربیتی دورہ بھی فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

محترم مولانا صاحب کی روانگی سے قبل ۲۸ ظہور کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے آپ کے اعزاز میں الوداعی عصرانہ دیا اور اجتماعی دعا کی ۲۹ ظہور کو مجلس انصار اللہ ربوہ نے آپ کو عصرانہ دیا اس موقعہ پر آپ نے مختصر تقریر فرمائی جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ پر آپ کا حافظ و ناصر ہو اس سفر کو آپ کی صحت کے لئے اور دینی خدمات کے لحاظ سے بھی ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور آپ بخیر و عافیت واپس مرکز سلسلہ میں تشریف لائیں آمین۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی خلق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان ہو اور نوع انسان کی بے لوث خدمت کی جائے

جو لوگ اپنے خدا کو ہی شناخت نہیں کر سکے وہ کسی کی کیا خدمت کر سکتے ہیں

"جس قوم میں راستی سے پیار نہیں۔ اعمال میں للّٰہیت نہیں اور ریاکاری اور خود پسندی اس کا شیوہ ہے اسے مہذب نہیں کہہ سکتے۔ تہذیب کے اصول اخلاص، صدق اور توحید ہیں، وہ سوائے اسلام کے اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتے۔ عیسائیوں کو اخلاق پر بڑا ناز ہے مگر ان کی حجیات دیکھو اسی میں گناہ ہے کوئی عمل ہو اس میں ریاکاری ضرور ہے۔ حالانکہ خلق وہ ہے جو للّٰہ ہو، خدا تعالیٰ کی عظمت اس پر ایمان اور نوع انسان کی خدمت یہ باتیں خلق کی ہیں ....

بات یہ ہے کہ جب خدا کو شناخت ہی نہیں کیا تو اس پر نظر رکھ کر کسی کی خدمت کیا کر سکتے ہیں سچے خلق کا قائم ہونا بہت مشکل ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک قویٰ کو برمحل برتا جاوے۔ اور خدا سے ڈر کر وہ اپنی حد پر رہیں۔ لیکن ایمان کے سوا یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں ثواب اس کو ملا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اس کو راضی کرنے کی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے۔ اور جب تک یہ نیت نہیں ہوتی تب تک ہرگز ثواب نہیں ملتا۔ اگرچہ وہ کام بذات خود نیک ہی ہو۔ ہندو لوگ بتوں کی خاطر کیا کیا کرتے ہیں۔ کتنی محنتیں اٹھاتے ہیں مگر سب کی سب رائیگاں جاتی ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۷۱ و ۷۲)

پبلشر مسعود احمد پرنٹر: سید عبد الحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ نبوک ھش ۱۳۵۲

محبتِ الٰہی کی ایک واضح اور بیّن علامت

اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہی کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرہ آیت ۱۶۶)۔ اِس امر کو تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اُس کے کس بندے کو اُس سے محبت ہے اور اِس محبت میں وہ کس درجہ اور مقام پر فائز ہے تاہم ایک علامت ایسی ہے کہ جس سے کسی انسان کے متعلق دوسرے لوگ بھی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آیا وہ محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہے یا نہیں۔

فی الوقت اُس خاص علامت پر روشنی ڈالنا ہی ہمارے پیشِ نظر ہے۔ وہ علامت یہ ہے کہ جو شخص محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہوتا ہے اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کیلئے ہمدردی کا جذبہ بدرجۂ اتم موجود ہوتا ہے۔ اُس کی ہمدردی عام لوگوں کی ہمدردی سے مختلف ہوتی ہے۔ عام لوگ تو ایک حد تک ہمدردی کر کے رُک جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں انہوں نے ہمدردی کا حق ادا کر دیا ہے لیکن ایسا انسان جو اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کا مصداق ہو مخلوقِ خدا کے ساتھ اُسکی ہمدردی کا رنگ ہی اَور ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر حتی المقدور دُوسروں کی حاجت براری میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا اور اِس خاطر ہر تکلیف اُٹھانے اور برداشت کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ جہاں دوسرے لوگ اپنے ہم جنسوں کے ساتھ ہمدردی کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے وہاں ایک ایسا انسان جو محبتِ الٰہی میں سرشار ہو دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور حسنِ سلوک اِس جذبہ اور نیّت کے ماتحت کرتا ہے کہ شفقت علیٰ خلق اللہ بجائے خود ایک بہت بڑی عبادت ہے اِس کے بغیر وہ عبادت جو حق اللہ کی ادائیگی کے رنگ میں کی جاتی ہے نہ مکمل ہوتی ہے اور نہ قبول کئے جانے کے لائق ٹھہرتی ہے۔ پس ایک عام انسان اور محبتِ الٰہی میں سرشار انسان کی ہمدردی بندگانِ خدا میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اِسی لئے حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی محبتِ الٰہی پر دال ہوتی ہے۔ جو شخص حقوق العباد کی ادائیگی میں درجۂ کمال کو پہنچا ہوا ہوتا ہے اس کی یہ حالت اِس امر کی آئینہ دار ہوتی ہے کہ وہ محبتِ الٰہی کے وصف سے بھی ضرور متصف ہے۔ چنانچہ محبتِ الٰہی کی اِس واضح اور بیّن علامت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرضِ مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔

خدا تعالیٰ کی محبّت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہوں گے لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بابت کب یقین ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بنی نوعِ انسان اور اپنے اخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اُس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبّت ہے۔ پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبّت کا رنگ بھی ضرور ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۵)

پھر اللہ تعالیٰ کے وہ بندگانِ خاص جو محبّتِ الٰہی کے وصف سے متصف اور اس سے بہمہ وجوہ سرشار ہوتے ہیں انکے جذبۂ ہمدردیٔ مخلوق میں گہرائی کیسا تھ ساتھ گیرائی کی کیفیت بھی درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کی ہمدردی کا حلقہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ وہ ان کے بھی ہمدرد اور غمخوار ہوتے ہیں۔ جو اُن کے درپئے آزار اور جان کے دشمن ہوں۔ وہ ان کے ساتھ بھی ہمدردی اور غمخواری کا میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ان کے مخالف انہیں ایذاء پہنچا رہے ہوتے ہیں اور انہیں صفحۂ ہستی سے مٹانے کے منصوبے باندھ رہے ہوتے ہیں اور خود ان بندگانِ خدا کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ان کی ہمدردی اور غمخواری میں گھل رہے ہوتے ہیں اور عدیم النظیر مالی، جسمانی اور رُوحانی ہمدردیوں کے ذریعہ دشمنی کے عوض انہیں فیض پر فیض پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کرشمہ ہوتا ہے اُس محبّتِ الٰہی کا جس سے وہ سرشار ہوتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محبّتِ الٰہی سے سرشار بندگانِ خاص کے جذبۂ ہمدردیٔ مخلوق میں پائی جانے والی اِسی گیرائی اور اِس بارہ میں اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نمونے اور خود اپنی مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بنی نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دُعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کیلئے دُعا کرو تو قبول نہیں کرونگا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سُنّتِ نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیلئے اکثر دُعا کیا کرتے تھے۔ اِسلئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہیئے۔ شکر کی بات ہے ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جسکے واسطے دو تین مرتبہ دُعا نہ کی ہو، ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالےٰ اِس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذاء پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا یعنی بنی نوعِ انسان کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وُہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۶، ۹۷)

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی نوعِ انسان کو محبّتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے اوصاف سے متصف کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اور باذن اللہ ایک پاک جماعت کے قیام کے پیچھے بھی یہی غرض کارفرما تھی اِسلئے آپؑ نے اپنے متبعین کو بطورِ خاص یہ تلقین فرمائی کہ وہ محبّتِ الٰہی سے سرشار ہو کر بندگانِ خدا کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ بنیں حتیٰ کہ اپنے مخالفین کو بھی اِس ہمدردی سے باہر نہ رکھیں اور انہیں بھی اسی طرح فیض پہنچائیں اور اُنکے کام آئیں جس طرح وہ اپنوں اور عام مسلمانوں سے غایت درجہ ہمدردی اور غمخواری کا سلوک روا رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

"اِسی لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی (یعنی جبتک محبّتِ الٰہی سے سرشار ہو کر بلا استثناء تمام بندگانِ خدا حتیٰ کہ اپنے مخالفوں اور دشمنوں کے ساتھ بھی غایت درجہ ہمدردی اور غمخواری کا سلوک روا نہیں رکھتی) اُس میں اور اُسکے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ ...... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بد بخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ میں پیش کی گئی ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۷)

الغرض مامورینِ الٰہی اور انکی قائم کردہ جماعتوں کے افراد (جو محبّتِ الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہوتے ہیں) کی ایک بیّن علامت یہ ہے کہ ان میں ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا جذبہ بھی اوجِ کمال کو پہنچا ہوا ہوتا ہے اور مخلوقِ خدا کے ساتھ ان کی غایت درجہ ہمدردی اِس امر کی ایک بیّن علامت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے یہ منتخب بندے اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کے صحیح معنوں میں مصداق ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ تبوک ۱۳۵۲ھش

"اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو!"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جب تک انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی شدید محبت جاگزیں نہ ہو۔ جتنی شدید اور انتہا درجہ کی محبت اسے خدا سے ہونی چاہیئے اگر وہ اتنی محبت خدا سے تو نہیں کرتا بلکہ اس کے بجائے کسی اور سے کرتا ہے تو وہ گویا اس غیر اللہ کو خدا کا درجہ دیتا ہے اور اس طرح اُس کے مشرک ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہے اور اس کا سب ہمّ و غم دُنیا کے لئے ہے اور اسی کے غم میں وہ دن رات گھُل رہا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس نے دُنیا کو خدا کا درجہ دے چھوڑا ہے اور اس کی پرستش اس کا شیوہ ہے۔

جب انسان انتہائی شدید محبت کی وجہ سے کسی چیز کو خدا کا درجہ دینا شروع کر دیتا ہے تو وہ اپنے اس فعل کے نتیجہ میں اپنے آپ کو خدائی عذاب کا مستحق بنا لیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک علامت یہ بیان کی ہے کہ وہ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں اور اس کے بالمقابل ان لوگوں کو جو غیر اللہ کی محبت میں سر سے پاؤں تک غرق ہوتے ہیں شدید عذاب سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں اور حقیقی ایمان باللہ سے عاری لوگوں کا ایک ساتھ ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝
(البقرہ آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ میں سے اللہ کے ہمسر بناتے ہیں۔ وہ ان سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں۔ اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں اگر وہ اُس گھڑی کو جب وہ عذاب کو سامنے دیکھیں گے کسی طرح اب دیکھ لیتے تو سمجھ لیتے کہ سب قوت اللہ ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ اور کاش وہ لوگ اس وقت کو دیکھ لیتے جب وہ جن کی فرمانبرداری کی جاتی تھی ان لوگوں سے جو ان کے فرمانبردار تھے الگ ہو جائیں گے اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے لئے نجات کے سب ذریعے منقطع ہو جائیں گے۔

ان آیات سے ثابت ہے کہ ایک مومن کو سب سے زیادہ خدا ہی سے محبت ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے دعویٰ ایمان کے باوجود خدا تعالیٰ سے تو وہ محبت نہیں کرتا جو اسے کرنی چاہیئے بلکہ اس محبت کا مرکز غیر اللہ میں سے کسی کو بناتا ہے تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا اور خود کو مستحق عذاب بناتا ہے۔

آج نوع انسان کی غالب اکثریت اسی لئے مستحق عذاب بنی ہوئی ہے کہ اس نے خدا کو بالکل بھلا دیا ہے اور وہ ہمہ تن دنیا ہی کے ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کی محبت نے انہیں اندھا کر رکھا ہے۔ نوع انسان کے لئے خدائی عذاب کا نشانہ بننے سے محفوظ رہنے کی ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ دنیا سے محبت کرنی چھوڑ دیں خدا کی طرف لوٹیں اور اس کی معرفت حاصل کریں اُس کے حسن و احسان کے گرویدہ ہو کر سب سے زیادہ محبت اسی سے کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور وہ بدستور دنیا ہی کی محبت میں گرفتار رہے تو ان کا اسی دُنیا میں عذاب شدید کا مورد بننا یقینی ہے۔ اور جب وہ عذاب شدید ان پر مسلط ہو گیا تو پھر ان کے لئے کوئی راہ فرار نہ ہو گی۔ ہاں اس آخری عذاب کے آنے سے پہلے ان کے لئے موقع ہے کہ وہ عذاب کو اس کے آنے سے پیشتر دیکھنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں اور اس بات پر ابھی سے ایمان لے آئیں کہ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ۔ اگر عذاب ان پر آن وارد ہوا اور تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آ گیا تو پھر اُس وقت حفاظت اور بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اہل دُنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر انہیں خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے جمع کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اہل دنیا کو خدا کی طرف لوٹنے اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کرنے کی نہایت پُر زور الفاظ میں بار بار تلقین فرمائی۔ چنانچہ آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی دن نہ آتا کہ تم دُنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دُنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔" (کشتی نوح)

آج بنی نوع انسان کے جو حبّ دُنیا اور دُنیا پرستی کی لعنت میں گرفتار ہونے کے باعث مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ کے مصداق بنے ہوئے ہیں عذاب شدید اور مکمل تباہی سے بچنے کا انحصار اس امر پر ہے کہ وہ حبّ دنیا کی لعنت سے نکل کر صحیح معنوں میں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ کے مصداق بنیں اور اُس عذاب شدید کو قبل از وقوع اپنے تصور میں لائیں جو ان کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور جو تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ کا آئینہ دار ہو گا۔ بنی نوع انسان کو اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کا مصداق بنانا آج وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے اور جماعت احمدیہ اس ضرورت کو پورا کرنے میں ہی دن رات کوشاں ہے۔ چھوٹے چھوٹے عذاب جو جنگوں، زلزلوں اور سیلابوں کی شکل میں ایک عرصہ سے دنیا پر آ رہے ہیں یہ سب اُس بڑے اور ہولناک ترین عذاب کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو دنیا کی اصلاح نہ ہونے کی صورت میں عنقریب رونما ہو گا تو تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کا ذریعہ ـــــ صبر و رضا

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک ڈی ڈیرہ غازی خاں)

یہ صحیح ہے کہ انسانی زندگی ناہموار ہے۔ دکھ اور سکھ کا سلسلہ متواتر چلتا رہتا ہے۔ اگر زندگی ایک طریق پر گزرتی تو اس میں کوئی دلکشی نہ ہوتی تو انسان اوب جاتا۔ دیکھو کھانے کا مزہ سخت بھوک کے بعد آتا ہے سخت تپش کے بعد اگر ابر آکر خنکی ہو جائے تو کتنی راحت ملتی ہے بیماری نہ ہوتی تو صحت کو کون انعام سمجھتا۔ دکھ اور آرام نہ ہوتے تو آسودگی کی قدر کون کرتا۔ غرض یہ زندگی کا اصول ہے اور اس سے فرار ممکن نہیں۔ یہ حالات یکساں طور پر امیروں پر بھی گزرتے ہیں اور غریبوں پر بھی۔ رنج و راحت میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے یکساں سلوک کیا ہے۔ کسی پر ظلم نہیں کیا۔ ظلم اس کی رحمت کے منافی ہے۔ ہاں بعض دفعہ انسان اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ایسا سمجھ لیتا ہے جاننا چاہیئے کہ خوشی اور غم کی دو کیفیتیں انسانی زندگی پر ہمیشہ سے حاوی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر برابر تقسیم کیا ہے مثلاً ایک بادشاہ یا رئیس یا غریب اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کریگا تو تینوں کو یکساں خوشی ہوگی حالانکہ لاکھوں والا لاکھوں خرچ کر گیا ہزاروں والا ہزاروں اور جس کے پاس کچھ بھی نہیں وہ چند روپے ادھار لے کر خرچ کر گیا۔ لیکن خوشی اسے بھی اتنی ہی ہوگی جتنی ایک بادشاہ رئیس یا نواب کو۔ اگر ان سب کی خوشیوں کو کسی ترازو میں رکھ کر تولا جائے تو بالکل برابر اتریں گی۔ ایک رتی کا فرق نہ ہوگا اسی طرح ان میں سے کسی کا بیٹا مر جائے تو غم بھی سب کو برابر ہوگا۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ دولت سے راحت اور سکون ملتا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ دراصل انسان جس ماحول میں پیدا ہوتا ہے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے اس میں اسے عیش اور راحت محسوس ہوتی ہے جتنی لذت ایک بادشاہ کو اپنے کھانے میں آتی ہے اتنی ہی لذت ایک نواب یا رئیس کو اپنے کھانے میں آتی ہے۔ اور اتنی ہی ایک غریب یا دیہاتی کو اپنے کھانے میں آتی ہے یہی صورت لباس کی ہے۔ ہر شخص اپنا لباس پہن کر یہی سمجھتا ہے کہ میں اس لباس میں معزز ہوں۔ اسی طرح جتنی سردی ایک کوٹھی والے کو اپنی کوٹھی میں محسوس ہوتی ہے اتنی ہی سردی ایک کٹیا والے کو اپنی کٹیا میں محسوس ہوتی ہے۔ اگر جھگی والے کو سردی برداشت سے زیادہ محسوس ہوتی تو وہ لوگ مر جاتے۔ اسی طرح گرمی کا حال ہے جتنی گرمی ایک مالدار محسوس کریگا اتنی ہی ایک غریب محسوس کریگا بلکہ غریب کو کچھ کم ہی محسوس ہوگی کیونکہ اس کا جسم گرمی کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس طرح مالدار لوگ بیمار ہو جائیں تو لاکھوں خرچ کرنے والوں کو بھی آرام آ جائیگا ہزاروں اور سینکڑوں خرچ کرنے والوں کو بھی صحت آ جائے گی۔ اور ایک غریب بھی جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا۔ معمولی ٹوٹکوں سے شفا ہو جائے گی پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہر ایک سے یکساں ہے۔ کسی کے ساتھ اس نے زیادتی نہیں کی درحقیقت یہ سب فریب نظر اور فریب نفس ہے جس میں انسان مبتلا ہے لیکن انسان اس حقیقت کو فراموش کرکے دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتا ہے ان کو لازم تھا کہ جو کچھ اسے حاصل تھا اس پر قناعت کرتا نہ دکھ میں صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑتا اور نہ سکھ میں ناسپاس بن جاتا بلکہ وہ اپنے رب کو دکھا دیتا کہ وہ ہر حالت میں راضی ہے۔........ قرآن کریم میں آیا ہے کہ دنیا محض لہو و لعب ہے یعنی کھیل اور تماشہ ہے کھیل اور تماشہ میں تو ہر ایک کو اسکی حیثیت کے مطابق کردار دیا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے بادشاہ یا چوہڑے کا کردار ہی ملنا چاہیئے۔ یہی حال دنیا کا ہے اللہ تعالیٰ نے جس کو جس کے مطابق سمجھا اسی کے مطابق اس سے معاملہ کیا۔ یہاں تو صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ انسان اپنے ماحول میں کیسا گزارا کرتا ہے یعنی یہ کہ رنج و راحت میں اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ٹوٹتا تو نہیں پس اصل چیز تو انسان کا رول اور کردار ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوا ہے۔ مرکزی چیز تو اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس سے وفاداری ہے۔

اگر نظر کو وسیع کرکے دیکھا جائے تو جو چیز اللہ تعالیٰ سے ملتی ہے وہ اس کا انعام ہے اور وہ اسکی رحمت کے تقاضے سے ملتی ہے صرف جاہ و جلال اور عزت و اقتدار ہی اس کے انعام نہیں رنج و الم صبر و رضا اور شکستگی بھی اس کا کرم ہیں۔ برسوں کے مجاہدات سے قلب کی اتنی صفائی نہیں ہوتی جتنا کہ ایک لحظہ کے حزن اور شکستگی وارد ہونے سے ہو جاتی ہے۔ جب انسان مصائب اور دکھوں میں گھر جاتا ہے تو وہ اپنے رب کا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور ہو جاتا ہے یہی بے بسی اسے اپنے رب کے پاس لے جاکر اسکی اصلاح کا موجب بن جاتی ہے۔ ورنہ آسودگی میں تو بہت ہی کم لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کم رزقی انسان کو انسان بنانے کے لئے کیمیا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس پر صبر کرے اور یہ واقعی درست ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے آلام پر صبر کرتا ہے تو خود اللہ تعالیٰ اس کا ہمنشین بن جاتا ہے۔

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ" اور جس کا خدا ہمنشین بن جائے اسے غم میں کیا گھبراہٹ پھر صبر کی جزا تو بے حساب ہے اور جس کو اجر بے حساب ملے اسکی خوش قسمتی تو قابلِ رشک ہے۔ پس دکھ اور مصائب کو حقیر نہ سمجھو بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کی ہمنشینی کا ایک ذریعہ سمجھو اور یہ حقیقت ہے۔

کہ اُس سے ملنے کی سب سے نزدیک تر راہ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

اسی طرح اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دولت دنیا مل جائے اور وہ اس کے نتیجہ میں اس کا شکرگزار اور سپاس گزار بن جائے۔ تو یہ بھی اپنے رب سے تعلق بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے۔ شکر صرف زبان سے الحمد للہ کہنے کا نام نہیں بلکہ اس کی محبت کے نتیجہ میں اس کی مخلوق کی بہتری پر خرچ کرنے کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا یہ بندہ میری دی ہوئی نعمتوں سے تو محبت کرنے نہیں لگ جاتا۔ مجھے بھول تو نہیں جاتا۔ میری راہ میں خرچ کرنے سے گریز تو نہیں کرتا۔ اگر بندہ شکرگزار بنتا ہے اس کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتا چلا جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی نعمتوں کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور یہی اس کا دستور ہے۔ ...... مولانا روم نے ایک حکایت لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی زمانہ کے نبی کو وحی کی کہ ہم نے فلاں شخص کی آدھی عمر کو پورا کیا ہے دولت سے اور آدھی کو فقر سے۔ اسے اختیار ہے جسے وہ پہلے اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی نے اسے سنایا اور پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا کہ میں اپنی بیوی سے مشورہ کر لوں۔ بیوی نے کہا کہ نصف عمر دولت والی لے۔ اس نے کہا نہیں اس لئے کہ اگر دولت کے بعد غربت ملے تو وہ بہت سخت ہوتی ہے۔ عمر کاٹنے سے نہیں کٹتی۔ اس نے کہا میں اس کی مخالفت کروں گا۔ وہ نبی وقت کے پاس آیا اور کہا کہ میں پہلے آسودگی والی عمر چاہتا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس پر فراخی کے دروازے کھول دیئے اس کی عورت نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ یہ نعمت باقی رہے تو خدا کی مخلوق پر سخاوت کر یہ نکتہ اس کی سمجھ میں آ گیا۔ پھر اس کی یہ حالت ہو گئی کہ جو وہ خود کھاتا وہی غریبوں اور مسکینوں کو کھلاتا جو خود پہنتا وہی غریبوں کو دیتا غرض اس نے اپنے مال کے دروازے غریبوں پر کھول دیئے جب اس کی آدھی عمر پوری ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اُس زمانہ کے نبی کو فرمایا کہ اب ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ یہ نعمت اس سے چھینی نہ جائے گی کیونکہ یہ بندہ میری نعمتوں پر شکر بہت کرتا ہے لہذا شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، کمی نہیں ہوتی۔ آپ اسے بشارت دے دیں کہ وہ باقی عمر دولت مند رہے گا۔

پس اصل چیز تو اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی ہے اگر یہ مل جائے تو نہ کسی چیز کے چلے جانے کا غم ہوتا ہے اور نہ کسی نعمت کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔ محب کو تو محبوب کی ذات سے غرض ہوتی ہے اس کی راہ میں اسے جس قدر مصائب آئیں وہ اسے دکھ نہیں بن سکتے وہ ستم کو کرم اور جفا کو عین محبت سمجھتا ہے وہ محبوب کی ہر رضا پر راضی رہتا ہے اور یہی مومن کی نشانی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ گنجینۂ حسن ہی نہیں محبت کا بحر بیکراں بھی ہے اس کی بے پایاں رحمت اس کی انتہا محبت کا اظہار ہی تو ہے اس کی رحمت ہر شئے پر چھائی ہوئی ہے جو ایک قدم بڑھاتا ہے وہ اس کی طرف دس قدم بڑھاتا ہے جو چل کر آتا ہے وہ دوڑ کر آتا ہے جو اس سے منہ موڑتا ہے وہ بھی اس سے بے نیازی برتتا ہے رحمت کرتا ہے لیکن خودداری کے ساتھ محبت کرتا ہے مگر محبت کو رسوا نہیں کرتا یہی اس کا مسلک ہے اور یہی طریق ہے پس اس گنجینۂ حسن و احسان سے محبت کرو لیکن اس کی ذات کے سوا مطلب اور کچھ نہ ہو۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تاریخوں میں

تبدیلی

سیلاب کی وجہ سے جامعہ احمدیہ میں نئے داخلہ کے لئے تاریخیں تبدیل کی گئی ہیں۔

ا۔ اب ۱۲-۱۳ ستمبر کی بجائے ۲۴-۲۵ ستمبر کو انٹرویو ہوگا۔ امید ہے امیدوار طلبہ مقررہ تاریخ پر حاضر ہو کر جامعہ میں داخل ہونے اور تعلیم دین حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

۲۔ جامعہ احمدیہ حسب اعلان سابق ۱۵ ستمبر کو نئے تعلیمی سال کے لئے کھل رہا ہے۔ جامعہ کے طلبہ کوشش کرکے مقررہ تاریخ کو پہنچ جائیں اور

جاھدوا فی سبیل اللہ

حق جہادہ

کے ارشاد ربانی پر دلی بشاشت کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔ کان اللہ معکم

(پرنسپل)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس کا نتیجہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلبہ و طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ طالبات جنہوں نے امتحان دیا ان کی تعداد ۵۲۰ تھی۔ ان میں سے ۳۹۴ پاس ہوئیں۔ طلبہ میں سے ۲۹۷ شامل امتحان ہوئے ان میں سے ۱۸۸ کامیاب ہوئے ہیں۔ سب طلبہ و طالبات کا اسم وار نتیجہ عنقریب الفضل میں شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اس امتحان میں اوّل دوم سوم کے لئے انعام مقرر ہے۔ انعام پانے والے طلبہ اور طالبات کے نام حسب ذیل ہیں۔ خدا مبارک کرے۔

قرآن مجید

اوّل رول نمبر ۵۵۴ - امۃ الباسط غنی صاحبہ بنت قریشی عبدالغنی دارالرحمت غربی الف ربوہ ۹۶/۱۰۰
دوم رول نمبر ۳۷۶ نصیرہ نسیم صاحبہ بنت چوہدری نبی محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۹۵
" رول نمبر ۱۹ - امۃ المتین صاحبہ بی اے بنت محمود احمد شورکوٹ شہر ۹۵
سوم رول نمبر ۱۲۸ مسعودہ حق بنت عبدالحق صاحب کالیہ ضلع شیخوپورہ ۹۴

نتیجہ میزان

اوّل رول نمبر ۵۵۴ - امۃ الباسط غنی صاحبہ بنت قریشی عبدالغنی صاحب دارالرحمت غربی الف ربوہ ۱۸۷/۲۰۰
دوم رول نمبر ۱۹ - امۃ المتین صاحبہ بنت محمود احمد شورکوٹ شہر ضلع جھنگ ۱۸۵
سوم رول نمبر ۳۷۷ - امۃ الحفیظ عابدہ زیروی بنت خدا بخش زیروی دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۸۲

طلبا

قرآن مجید

اوّل رول نمبر ۱۸۸ وحید احمد جنجوعہ ابن میاں عبدالحمید صاحب جنجوعہ دارالرحمت غربی ربوہ ۹۳/۱۰۰
دوم رول نمبر ۱۰۷ - احسان اللہ اوکاڑہ - ضلع ساہیوال ۹۱/۱۰۰
سوم رول نمبر ۳۲۵ مقصود احمد قمر شیخوپورہ شہر ۸۹/۱۰۰
" رول نمبر ۳۶۵ مولوی جلال الدین ضلع گجرات ۸۹/۱۰۰

نتیجہ میزان

اوّل رول نمبر ۱۸۸ وحید احمد جنجوعہ ولد میاں عبدالحمید صاحب جنجوعہ دارالرحمت غربی الف - ربوہ ۱۸۴/۲۰۰
دوم رول نمبر ۲۰۵ ناصر احمد محمود ولد محمد اسماعیل صاحب دارالیمن " ۱۷۶
" رول نمبر ۳۲۵ مقصود احمد قمر شیخوپورہ شہر ۱۷۶
سوم رول نمبر ۱۰۷ احسان اللہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال ۱۷۴

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

جن مجالس نے ابھی تک ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ جولائی نہیں بھجوائی ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد اپنی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ مرکز میں رپورٹ بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ اس تاریخ تک ہر مجلس کی طرف سے رپورٹ آنی ضروری ہے۔ مجالس انصار اللہ اس کی پابندی فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہیضہ اور چیچک کے ٹیکے

جن احباب کو ہیضہ اور چیچک کے ٹیکے تا حال نہیں لگے ان سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد بلدیہ ربوہ سے مذکورہ بالا ٹیکہ جات لگوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز یہ بھی اپیل ہے کہ اپنے گھروں/دکانات اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں اور صفائی بلدیہ سے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ تاکہ وبائی امراض سے بطریق احسن تحفظ کیا جا سکے۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ہر خوشی کے موقع پر خدا کے گھر کا خیال

ہمارے ایک دوست چوہدری محمد شریف صاحب کے کچھ مویشی سیلاب کی زد میں آگئے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جلد ہی مل گئے۔ اس خوشی میں انہوں نے مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں دس روپے ادا فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

ہمارے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اسی جذبہ کی پرورش کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کا فنڈ قائم کیا ہوا ہے۔

جملہ افراد جماعت کا فرض ہے کہ اپنی ہر خوشی میں اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیا کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱- ۳۰ ستمبر کو ہمارا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ سب لجنات اپنا اپنا جمع شدہ چندہ ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ اجتماع پر آتے وقت ساتھ لیتی آئیں گی۔ کیونکہ اس طرح آپ کا چندہ اس سال میں شمار نہیں ہو سکے گا۔

۲- سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲-۳-۴ نومبر کو منعقد ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر لجنہ سے ایک نمائندہ کا آنا نہایت ضروری ہے۔ کوشش کریں کہ ایسی کوئی لجنہ نہ رہ جائے جس کی نمائندہ اجتماع میں نہ آئے۔

۳- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے موقع پر مستورات میں جو تقریر فرمائی تھی وہ پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ اس کی قیمت صرف ۵۰ پیسے ہے۔ جو استطاعت نہ رکھتا ہو اسے مفت دے دیں گے یا نصف قیمت پر۔ لجنات فوری طور پر اپنے آرڈر بھجوائیں تاکہ انہیں یہ پمفلٹ بھجوا دیا جائے۔ ہر عورت کے لئے اس تقریر کا پڑھنا ضروری ہے۔ لجنات ایسا انتظام کریں کہ ہر احمدی گھرانے تک یہ تقریر پہنچ جائے۔

(آنریری سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ہر گھر کی لازمی ضرورت
اکسیر معدہ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد - نفخ - اسہال کے لئے بہت مفید ہے - مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ (فون ۵۳)

گل گھوٹو
جانوروں کا خناق جسے ڈھگا بھی کہتے ہیں کی وبا ملک میں پھیل رہی ہے ہر جانور کو ایک ایک ٹیکہ
خناق روک
بطور حفظ ما تقدم کھلائیں بیمار جانور کو
اکسیر گل گھوٹو
پندرہ منٹ سے دو چار گھنٹہ تک دفعہ سے کھلائیں جانوروں کی امراض کا رسالہ مفت
فی پیکٹ ایک روپیہ درجن پر ۳ کمیشن
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لائلپور
ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ہومیو اینڈ ...

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔
(مینیجر)

ہمیشہ یاد رکھئے

* احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے
* الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب بھی ملک پر کوئی مصیبت آئے تم سب سے پہلے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کرو

اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالےٰ خوش ہو گا لوگ بھی خوش ہوں گے اور ملک ترقی کرے گا

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ ہمارے ملک کو عذابوں سے بچائے لیکن اس عذاب کے وقت میں تم کو جو خدمت کی توفیق ملی ہے تو یہ تو مسکرانے والی بات ہے بہر حال خدمت کی توفیق ملنے کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہو۔ اور جب کبھی کسی شکل میں بھی ملک پر کوئی مصیبت آئے سب سے آگے اپنی جان کو خطرہ میں پیش کرو تاکہ دنیا محسوس کرے کہ تم دنیا کے لئے ایک ستون ہو۔ اور تمہارے ذریعہ سے ملک کی چھت قائم ہے اگر تم اپنے اندر تغیر پیدا کر لو گے تو اللہ تعالےٰ بھی خوش ہو گا۔ تمہارے اہل ملک بھی خوش ہوں گے اور ملک بھی ترقی کرے گا۔ اور لوگوں کے دلوں سے تمہاری دشمنیاں نکل جائیں گی۔ اور تمہاری محبتیں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائیں گی

پس خدمت کرو اور کرتے چلے جاؤ، تمہارا نام خدام الاحمدیہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کے یہ معنی نہیں کہ تم احمدیت کے خادم ہو خدام احمدیہ کے معنے ہیں کہ تم احمدی خادم ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سید القوم خادمھم یعنی قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے اگر تم واقع میں سچے احمدی بنو گے اور سچے خادم بھی بنو گے تو خدا تھوڑے دنوں میں ہی خدام کو سید بنا دے گا۔ ہر شخص تمہارا ادب اور احترام کرے گا۔ اور لوگ سمجھیں گے کہ ملک کی نجات ان کے ساتھ وابستہ ہے دیکھو یہ کس طرح اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر ملک کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ سو اپنے اس مقام کو ہمیشہ یاد رکھو اور ہمیشہ یہ کوشش

کرتے رہو کہ تمہارے ذریعہ سے دنیا کا ہر غریب اور امیر فائدہ اٹھائے، نہ امیر سمجھے کہ تم اس کے دشمن ہو اور نہ غریب سمجھے کہ تم اس کے دشمن ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے غریب بھی بندے ہیں اور امیر بھی بندے ہیں۔ ہزاروں باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں امیر بھی خدمت کے محتاج ہوتے ہیں اور ہزاروں مواقع ایسے آتے ہیں کہ غریب بھی خدمت کے محتاج ہوتے ہیں تم دونوں کی خدمت کرو کیونکہ احمدیت غریب اور امیر میں کوئی فرق نہیں کرتی۔ بالشویک غریبوں کی خدمت کرتے ہیں اور کیپٹلسٹ امیروں کی خدمت کرتے ہیں۔ تم خدام الاحمدیہ ہو تمہارا کام یہ ہے کہ جو مصیبت میں ہو اس کی خدمت کرو یہاں تک کہ ہر فرد بشر یہ

سمجھے کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو اس کی نجات کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر قسم کی قومی ترقیات تم حاصل کرو گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی"

(مشعل راہ ص۴۳۵، ۴۳۶)

درخواست دعا

مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب ہیڈ خوشنویس روزنامہ الفضل کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

آج اتوار ہے

دانتوں کے معائنہ کا دن

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں

۱۔ مسوڑھے خراب ہوں تو پائیوریا کیور -/۱۰

۲۔ دانتوں میں کھن وغیرہ ہو تو کیریز کیور -/۱۰

۳۔ دانت درد ہو تو ٹوتھ کیور -/۲

فوری اور مستقل علاج ہے

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ

تقسیم کنندگان: ڈاکٹر اجو ہومیو میڈیکل کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ پبلک ۶۰۷

فارم جائزہ سیلاب ۱۹۷۳ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں نقصانات کا جائزہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل سوالنامہ تیار کرایا ہے تمام مجالس اور احمدی احباب مسئول کو اس کے مطابق معلومات مہیا کر کے امدادی کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہئیے۔ اور مرکز کو بھی اس سے مطلع کرنا چاہئیے:-

۱۔ نام گاؤں　　تحصیل　　ضلع

۲۔ نام مالک مکان　　تعداد افراد خانہ

۳۔ حالت مکان

۴۔ مکان کا نقصان اور اس کی تفصیل

۵۔ گھریلو سامان کا نقصان

۶۔ جانی نقصان اگر کوئی ہوا

۷۔ فصلوں کا نقصان

۸۔ جانوروں کا نقصان

۹۔ سیلاب کے وقت گھر میں موجود افراد کی تعداد

۱۰۔ نقصان کی مالیت کا اندازہ

۱۱۔ نقصان گندم

۱۲۔ بیماریوں کی تفصیل

ا۔ بخار

ب۔ پیٹ درد

ج: اسہال

د: پیچش

ہ: آنکھوں کی بیماری

۱۳۔ کیا حکومت کی طرف سے سیلاب کی بروقت اطلاع ہوئی؟

۱۴۔ اب تک کیا امداد مختلف ذرائع سے ملی ہے

۱۵۔ صاحب خانہ کی مالی حالت کے متعلق رپورٹ

۱۶۔ اور کوئی خاص قابل رپورٹ امر

۱۷۔ کم از کم امداد بحالی وغیرہ جس کی ضرورت ہے

دستخط سروے کنندہ

(معتمد)

محترمہ عصمت بیگم صاحبہ کی وفات

افسوس ہے کہ ۲۳ اگست کو رات کے ۹ بجے محترمہ عصمت بیگم صاحبہ واہ چھاؤنی میں دل کے عارضہ سے بعمر ستر سال انتقال کر گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحومہ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ایم اے پی ایچ ڈی اکنامک ایشیا لائیز منسٹری آف فنانس حکومت پاکستان اور میاں عبدالحلیم صاحب ورکس منیجر آرڈیننس فیکٹریز واہ چھاؤنی کی والدہ اور ملک کے مشہور شاعر و ادیب عبدالرشید صاحب تبسم ایم اے ایڈیٹر انقلاب کی بڑی ہمشیرہ تھیں لمبے عرصے سے وہ اپنے چھوٹے بیٹے میاں عبدالحلیم صاحب کے پاس مقیم تھیں اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔

مرحومہ موصیہ تھیں ان کی میت لے کر ان کے دونوں بیٹے ۲۴ اگست کو عین اس وقت ربوہ پہنچے جب نماز جمعہ ادا ہو رہی تھی۔ چنانچہ نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے بعد دوپہر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تدفین مکمل ہونے پر دعا کرائی۔

مرحومہ تہجد گزار، نیک سیرت مخیر، مہمان نواز اور احمدیت کے متعلق غیرت رکھنے والی خاتون تھیں، اپنے پیچھے دو بیٹے تین پوتے اور دو پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(رسید ودوڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)

درخواست دعا

مکرم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کا سی ایم ایچ پنڈی میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے موصوف بڑے نافع الناس اور ہمدرد سرجن ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت دے تاکہ وہ اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے بیش از پیش خدمت خلق کر سکیں۔ (بریگیڈیر نصیر احمد شاہ۔ راولپنڈی)